تصریحات

کراچی میں قیامت صغریٰ کا عالم برپا ہے اور یہ کسی قسم کے باہمی فسادات کا نتیجہ نہیں بلکہ "آپریشن کلین اپ" کا ردعمل ہے۔ ان فسادات کی وجہ سے اخباری اطلاعات کے مطابق ابھی تک قریباً پونے دو سو افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں (حقیقتاً ان کی تعداد کیا ہے، اللہ بہتر جانتا ہے)

اس تباہی کے سیاق و سباق پر نظر ڈالیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ چند افراد اور اداروں کی ذاتی غرض نے کتنے بے گناہوں کا خون بہایا ہے۔ آپریشن کلین اپ منشیات کے خاتمے کے لئے کیا گیا۔ اس آپریشن سے قبل بھی ایک دو آپریشن کئے جا چکے ہیں۔ مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات نکلا۔ جتنی منشیات پکڑی جانی چاہئے تھی اتنی نہ پکڑی جا سکی۔ اور اس کی وجہ "منتقلی" لینے والوں کی طرف سے مجرموں کے لئے مخبری تھی جس کی بنا پر اصل مجرم اور تمام غیر قانونی ساز و سامان غائب ہو گیا تھا اور باقی وہ بچا جو "میل" تھا۔

اس ہنگامے میں جہاں بحق ہونے والوں کا خون جہاں ہنگامہ آرائی کرنے والوں کے سر ہے وہیں اس جرم میں وہ سرکاری اہلکار بھی ملوث ہیں جنہوں نے مخبری کی اور وہ بھی جنہوں نے اس آپریشن کے لئے غلط وقت منتخب کیا۔ اس بے انتہا جانی و مالی نقصان کا تجزیہ کرتے وقت چند مندرجہ ذیل باتوں کو ضرور ذہن میں رکھنا چاہیئے۔

۱۔ کراچی بین الاقوامی اور ملک کا سب سے بڑا اور گنجان آبادی والا شہر ہے جس میں ملک کے تمام علاقوں بلکہ پوری دنیا سے افراد رہائش پذیر ہیں۔ یہاں کے ہنگاموں کے دور تک اثرات پہنچتے ہیں اور ان کی وجہ سے پھیلنے والا خلفشار صرف کراچی تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ ہر اس جگہ پہنچتا ہے جہاں جہاں کے لوگ کراچی میں رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے تخریب کاروں کے لئے یہ نہایت اہمیت

کا حامل ہے۔

۲۔ ملکی وغیر ملکی ذرائع ابلاغ عرصہ سے چیخ رہے ہیں کہ "خاد" اور دیگر غیر ملکی ایجنسیوں کے ایجنٹ بھاری تعداد میں پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان ہنگاموں کے متعلق بھی یہی بات تواتر سے سامنے آئی ہے کہ اس میں بھی یہی طاقتیں ملوث ہیں۔ لیکن حکومت نے ان باتوں پر بالکل غور نہیں کیا۔ بلکہ بعض غیر ملکی تخریب کاروں کو پکڑ کر "عزت" سے ان کے ملک بھیج دیا اور کوئی قرار واقعی سزا نہ دی گئی۔

۳۔ کراچی کی آبادی کی نسبت وہاں انتظامیہ کی تعداد ناکافی رکھی گئی ہے جس سے ہنگاموں کا سدباب نہیں کیا جا سکتا۔ اور غالباً یہ جان بوجھ کر کیا جاتا ہے تاکہ ہر دفعہ فوج کو بلایا جائے اور اسے امن وسکون کے لئے لازمی متصور کرایا جائے۔

۴۔ "آپریشن کلین اپ" اس وقت کیا گیا جب کہ ملک میں کچھ امن تھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ایک سوچی سمجھی اسکیم تھی کہ اس کے ذریعے سول حکومت کو بدنام کیا جائے۔ اسی طرح یہ آپریشن جان بوجھ کر فوج کی نگرانی میں کروایا گیا۔

۵۔ "آپریشن کلین اپ" کے بعد آپریشن کے خلاف بیانات دینے والوں اور ردعمل کی دھمکی دینے والوں کو کچھ اہمیت نہ دی گئی اور انہیں کھلا چھوڑ دیا گیا (بعد میں وہی افراد ان ہنگاموں کے اصل محرک ظاہر ہوئے)

۶۔ "آپریشن کلین اپ" کے وقت ایک بدنام سیاستدان روس سے آتے ہی سیدھا کراچی آیا اور اس نے اولاً اس آپریشن پر احتجاج کیا اور ردعمل کی دھمکی دینے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ حکومت نے اس فرد کا بھی کوئی نوٹس نہ لیا اور اسے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی نظر انداز کر دیا گیا۔

۷۔ اس آپریشن کی اسکیم چند ذمہ دار افراد تک محدود تھی باقی عملے کو اس کا پتہ نہ تھا اور یہ بات بھی ظاہر ہو چکی ہے کہ اس آپریشن کے متعلق قبل از وقت مخبری ہو چکی تھی۔ پھر حالیہ مستعفی ہونے والی کابینہ کے چند وزراء کے بیانات بھی ریکارڈ میں موجود ہیں کہ "چند افراد اس اسکیم کو مخفی نہ رکھ سکے" مگر ان چند افراد کا بھی کوئی نوٹس نہیں لیا گیا جس سے اور زیادہ واضح ہوتا ہے

کہ یہ ہنگامے جان بوجھ کر کروائے گئے ہیں۔

۸۔ ان ہنگاموں کے بعد حکومتی ذرائع کی طرف سے انہیں نسلی فساد قرار دیا گیا۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا، جن دو قوموں کو ان میں بدنام کیا گیا ہے وہ دونوں مزدور پیشہ ہیں اور ان کی اکثریت صبح کماتی اور رات کو کھاتی ہے۔ جبکہ ان ہنگاموں میں جدید ترین اور مہنگا ترین اسلحہ استعمال ہوا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نہایت منظم اور ہر لحاظ سے طاقتور اداروں کا کیا دھرا ہے۔

۹۔ نسلی فسادات کا شور مچا کر اس راہ کو صاف کیا جا رہا ہے جس پر چلتے ہوئے مزید فسادات ہو سکتے ہیں کہ یہ وہ چنگاری ہے جو بجھتی نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کچھ اور سوچا گیا ہے جو ان ہنگاموں کو نسلی فسادات قرار دیا گیا اور اگر یہ بفرض محال نسلی فسادات ہی تھے تو پہلے ہونے والے فسادات کے بعد انہیں روکنے کا طریقہ کیوں نہ سوچا گیا؟ اور کارآمد لائحہ عمل کیوں نہ اختیار کیا گیا؟

۱۰۔ قتل وغارت کا بازار کئی گھنٹے لگاتار گرم رہا مگر انتظامیہ کی طرف سے کاروائی میں قابلِ مذمت تاخیر ہوئی۔ علاوہ تاخیر بھی انتہائی غلط تھی جس کی وجہ سے یہ ہنگامے بعد میں بھی جاری رہے۔

۱۱۔ ایسے ہی اس آپریشن سے قبل آئی جی سندھ کی نگرانی میں ہونے والے آپریشن کا نوٹس کیوں نہ لیا گیا اور یہ کیوں نہ سوچا گیا کہ پہلا آپریشن کس لئے ناکافی اور غیر مؤثر رہا جو اس آپریشن کی ضرورت محسوس ہوئی اور اگر سوچا گیا تھا تو اس سے عوام کو اب تک مطلع کیوں نہیں کیا گیا؟ اور پہلے آپریشن کی غلطیوں پر ملوث افراد کے خلاف کیا کاروائی کی گئی ہے؟

۱۲۔ منشیات کے خلاف آپریشن کرتے وقت ان فوجی افسروں کو کیوں نظر انداز کر دیا گیا جو گرفتار ہوئے تھے اور بعد ازاں (ظاہر کردہ) فرار ہو گئے تھے۔ کیا آپریشن کی اسکیم بنانے والوں میں انہی کے گروہ کا تو کوئی افسر نہ تھا؟ اور فرار ہونے والے منشیات کا کاروبار کرنے والے فوجی افسروں کے خلاف کیا کاروائی کی گئی ہے؟

۱۳۔ ان قیامت خیز ہنگاموں کے بعد حکومت کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، حالانکہ

تباہ کن حالات کے بعد موجودہ حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیئے تھا اور نئی حکومت کے انتخابات تک فوجی حکومت قائم ہونی چاہیئے تھی۔ یا کم از کم سندھ کی صوبائی حکومت کو ہی مستعفی ہو جانا چاہیئے تھا۔

۱۴۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ یہ ہنگامے بھی ملکی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیئے کئے گئے ہیں۔ خصوصاً بھارتی اور پاکستانی وفود کی ملاقات اور مشنری اسکولز کی واپسی سے توجہ ہٹانے کے لیئے تاکہ ان میں روا رکھی گئی بزدلی، بے غیرتی اور غیر اسلامی وغیر ملی اخلاق پر عوامی احتجاج اور لعن طعن سے بچا جا سکے۔

بہرحال یہ جان و مال کی ناقابلِ بیان تباہی پاکستان کی بدنامی کا باعث اور امتِ مسلمہ کی اخلاقی اور ذہنی پستی کی عکاس ہے۔ یہ اور اسی طرح کے دیگر ہنگامے نظام اسلام کے عدم نفاذ کا باعث ہیں کہ جس کی وجہ سے عوام و خاص کو کئی درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور انہی درجہ بندیوں کے مطابق قانون لاگو کیا جاتا ہے۔ اگر اس ملک خداداد پاکستان کا تحفظ اور ترقی مقصود ہے تو جلد از جلد اسلامی نظام نافذ کر دیا جانا چاہیئے تاکہ قانون بلا تقسیم رنگ و نسل اور بلا تخصیص اعلیٰ و ادنیٰ جاری ہو اور صحیح معنوں میں مساواتِ محمدی رائج ہو سکے۔

موجودہ حکومت کی طرف سے حکومتی سربراہ نے عیسائیوں کی ایک خاص تقریب میں مشنری اسکولز وغیرہ کی واگزاری کا اعلان کیا ہے جس سے ہر صاحب شعور اور اسلامی و ملی ذہن کا مالک حیران و پریشان ہو گیا ہے۔

بھٹو دور میں نظامِ تعلیم کی بہتری کے لیئے عوامی احتجاج پر ملک بھر کے مختلف نظام ہائے تعلیم پر مشتمل تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لیا گیا تھا تاکہ پورے ملک کا ایک ہی نظامِ تعلیم ہو اور اس طرح سے کم از کم طلبا کی حد تک ہی ذہنی درجہ بندی قائم نہ ہو۔ مگر موجودہ حکومت نے محض اپنے سیاسی مفاد کے لیئے اور ایک سپر پاور کو خوش کرنے کیلیئے عیسائیت کے مبلغ اور مشنری اداروں کی واپسی کا اعلان کر کے بے غیرتی اور بزدلی کا ثبوت دیا ہے۔

حکومت کا یہ فیصلہ انتہائی غلط اور ضرر رساں ہے۔ اس کی وجہ سے چند مندرجہ ذیل بنیادی نقائص اور ضرر رساں اثرات مرتب ہوں گے جو پاکستان کے لیئے زہر قاتل سے کم نہیں۔